ہمایوں جمیل خان

احساس وادراک کا شاعر میر تقی میر

میر تقی میر ان چند اولین شعرا میں سے ہیں جنہوں نے اردو شعروادب میں کمال حاصل کر کے اُردو زبان وادب کو ایسا لازوال سرمایہ فراہم کر دیا جس سے متعارف ہوتے ہی کم وبیش ہر شخص ان کا گرویدہ ہوتا چلا گیا۔ ان کے کلام کی شہرت ان کے زمانے میں ہی دور دور تک پھیل چکی تھی۔ آج بھی اس میں ذرہ برابر تبدیلی پیدا نہیں ہو سکی۔ ان کا کلام پسندیدگی کی نظر سے اس وقت بھی دیکھا جاتا رہا جب وہ زندہ تھے اور اس کے بعد بھی جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ یہ ان کے کلام کی تاثیر ہی ہے کہ اُردو زبان کا طالب علم اپنے ابتدائی درجات میں ان کے کلام سے متعارف ہو جاتا ہے اور اس سے کم وبیش اتنا ہی لطف اندوز ہوتا ہے جتنا وہ اسی کلام کو اعلیٰ درجات میں پڑھنے کے بعد لطف اندوز ہوتا ہے۔ فرق صرف ذہنی ارتقا کے سبب افہام وتفہیم کا ہوتا ہے کیوں کی بعدہٗ اس کا ذہن اس کے معانی ومفاہیم کی تہہ تک رسائی حاصل کرنے کی سعی میں سرگرم عمل ہو جایا کرتا ہے۔ مولوی عبدالحق نے میر کے بارے میں بالکل صحیح لکھا تھا:

"میر تقی میر سرتاج شعرائے اردو ہیں۔ ان کا کلام اسی ذوق وشوق سے پڑھتا جائے گا جیسے سعدی کا کلام فارسی زبان میں۔ اگر دنیا کے ایسے شاعروں کی ایک فہرست تیار کی جائے جن کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا تو میر کا نام اس فہرست میں ضرور داخل کرنا ہوگا۔ یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جنہوں نے موزونی طبع کی وجہ سے یا اپنا دل بہلانے کی خاطر یا دوسروں سے تحسین سننے کے لیے شعر کہے ہیں بلکہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو ہمہ تن شعر میں ڈوبے ہوئے تھے اور جنہوں نے اپنے کلام سے اُردو کی فصاحت کو چمکایا اور زبان کو زندہ رکھا۔ شاعری میر صاحب کی زندگی کا جزو تھی گویا فطرت نے انہیں اسی سانچے میں ڈھالا تھا۔ ان کا احسان اُردو زبان پر تاحیات رہے گا اور ان کے کلام کا لطف کسی زمانے میں کم نہ ہوگا کیوں کہ اس میں وہ عالمگیر حسن ہے جو کسی خاص وقت یا مقام سے مخصوص نہیں۔"

مولوی عبدالحق ہی نہیں بلکہ اُردو زبان وادب سے واقفیت رکھنے والے بیشتر افراد اس بات پر متفق ہیں کہ میر اُردو زبان کے ایک بلند پایہ شاعر گزرے ہیں۔ زبان کا معیار اور تخیل کی بلند پروازی ان کی شناخت بن کر سامنے آئی اور لوگوں کے دلوں کو موہ لیا۔ غالب جیسا اعلیٰ دماغ نابغۂ روزگار شاعر بھی میر کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکا۔

ریختے کے تم ہی استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

ذوق جو غالب کے ہی ہم عصر تھے یہ کہنے پر مجبور ہوئے:

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

خود میر کو اپنی شہرت وعظمت کا یقین محکم تھا اس سلسلے میں چند اشعار گوش گزار کرتا چلوں:

ریختہ رتبے کو پہنچایا ہوا اس کا ہے
معتقد کون نہیں میر کی استادی کا

جانے کا نہیں شور سخن کا مرے ہرگز
تا حشر جہاں میں مرا دیوان رہے گا

برسوں لگی ہوئی ہیں جب مہر ومہ کی آنکھیں
تب کو یہ ہم صاحب، صاحب نظر بنے ہے

کیا جانوں دل کو کھینچے ہے کیوں شعر میر کے
کچھ ایسی طرز بھی نہیں، ایہام بھی نہیں

باتیں ہماری یاد رہیں پھر باتیں نہ سنیے گا
پڑھتے کسی کو سنیے گا تو دیر تلک سر دھنیے گا

میر ایک فطری شاعر تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا اس کا تعلق ان کی ذات کے ساتھ ساتھ ذہنی انسلاکات سے تھا۔ ذاتی طور پر انہوں نے جو دیکھا اور جو محسوس کیا اس کا برملا اظہار پوری دیانت داری سے کر دیا جس میں فطری پن کو سب سے زیادہ دخل تھا۔ ان کے کلام کا تصنع کا گمان تک نہیں ہوتا۔ باتیں اس بے تکلفی سے کہتے ہیں گویا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لیے کسی اہتمام کی کوئی ضرورت تھی ہی نہیں لیکن اس کمال بے نیازی کے باوجود کلام میں جو اثر ونفوذ کی کیفیت ہوتی ہے وہ حد بیان سے باہر ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

اپنی تو جہاں آنکھ لڑی پھر وہیں دیکھو
آئینے کو لپکا ہے پریشاں نظری کا

ہر دم قدم کو اپنے رکھ احتیاط سے یاں
یہ کارگاہ ساری دوکان شیشہ گر ہے

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

میر: مرکزِ عقیدت یا مرکزِ حقیقت	شبانہ عشرت	177
میر کی شاعری سادگی سے انسان دوستی تک	ڈاکٹر منجر ہلال بھارتی	182
کلام میر میں نگاہ کی جمالیات	ڈاکٹر بدر محمدی	185
میر تقی میر اثبات ونفی کے آئینے میں	ایم نصر اللہ نصر	192
میر کی غزل گوئی کا انفراد	منظر ریونڈھوی	199
قناعت پسند اور متحمل مزاج میر	حبیب سیفی	203
حزن ویاس: میر کی شاعری کا محور	سلطان آزاد	209
غزلیاتِ میر کے کرداروں کا تنقیدی مطالعہ	نصیب علی چودھری	212
میر کا فلسفۂ زیست	صاعقہ غیاث	217
میر تقی میر کی غربت اور قنوطیت کا قضیہ	امام الدین امام	222
مطالعۂ میر دیگر فنی جہات		
میر کی شاعری کی عوامی ترسیل	اسلم جمشید پوری	227
میر کی شاعری میں جذباتی نزاکت اور فلسفیانہ گہرائی	شیخ عقیل احمد	231
تہذیب شہر اور میر کی دلّی	ڈاکٹر عاصم شہنواز شبلی	243
احساس وادراک کا شاعر میر تقی میر	ہمایوں جمیل خان	246
میر کی شاعری میں ڈرامائی عناصر	ڈاکٹر نوشاد عالم	249
میر کی مثنوی ''ننگ نامہ'' میں اُردو سفرنامے کے ابتدائی نقوش	شاہد اقبال	253
میر کی فارسی شاعری		
محمد تقی میر کی فارسی شاعری	ڈاکٹر غلام سرور	258
میر کی فارسی رباعیاں	ڈاکٹر افتخار احمد	269
میر شناسی کا جائزہ		
شرح کلامِ میر	ڈاکٹر عمر غزالی	273
میر تنقید: ایک بازدید	جاوید رحمانی	287
تفہیم میر اور دوسر کردہ نقاد	مقصود دانش	295
شاعروں، تذکرہ نگاروں اور ناقدوں کی میر شناسی	ڈاکٹر آسیہ پروین	300
قائم اور میر ایک بین المتونی ڈسکورس	مہر فاطمہ	304
میر شناسی	راحیل پروین	310
شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی میں میر شناسی کی روایت	محمد فیصل خان	316
عہدِ حاضر میں میر شناسی	شمع عظیم	323

کمپوزنگ : **شیخ پرویز** ☆ مطبع : ڈیجیٹل گرافکس، تالتلہ لین، کولکاتا-700014

R.N. At 12071/66

Price :₹ 50/-

ROOH-E-ADAB (Meer Number)

A Quarterly Literary Magazine of West Bengal Urdu Academy
Under Minority Affairs & Madrasah Education Department, Government of West Bengal
75/2A, Rafi Ahmed Kidwai Road, Kolkata - 700016

Volume : 41 JANUARY-MARCH 2025 Issue No. : 156

اکاڈمی کی نئی مطبوعات

Printer & Publisher : Nuzhat Zainab (WBCS-Exe) Secretary, West Bengal Urdu Academy
Printed at Digital Graphic- 6, Taltala Lane, Kolkata-700 016, Cover Design by Razi Ahmed
Published from West Bengal Urdu Academy, 75/2A, Rafi Ahmed Kidwai Road, Kolkata - 700016
E-mail : sahmahirooheadab@gmail.com Web : www.wbua.org

مغربی بنگال اردو اکاڈمی کا سہ ماہی رسالہ
جنوری تا مارچ ۲۰۲۵ء

روحِ ادب

میر نمبر

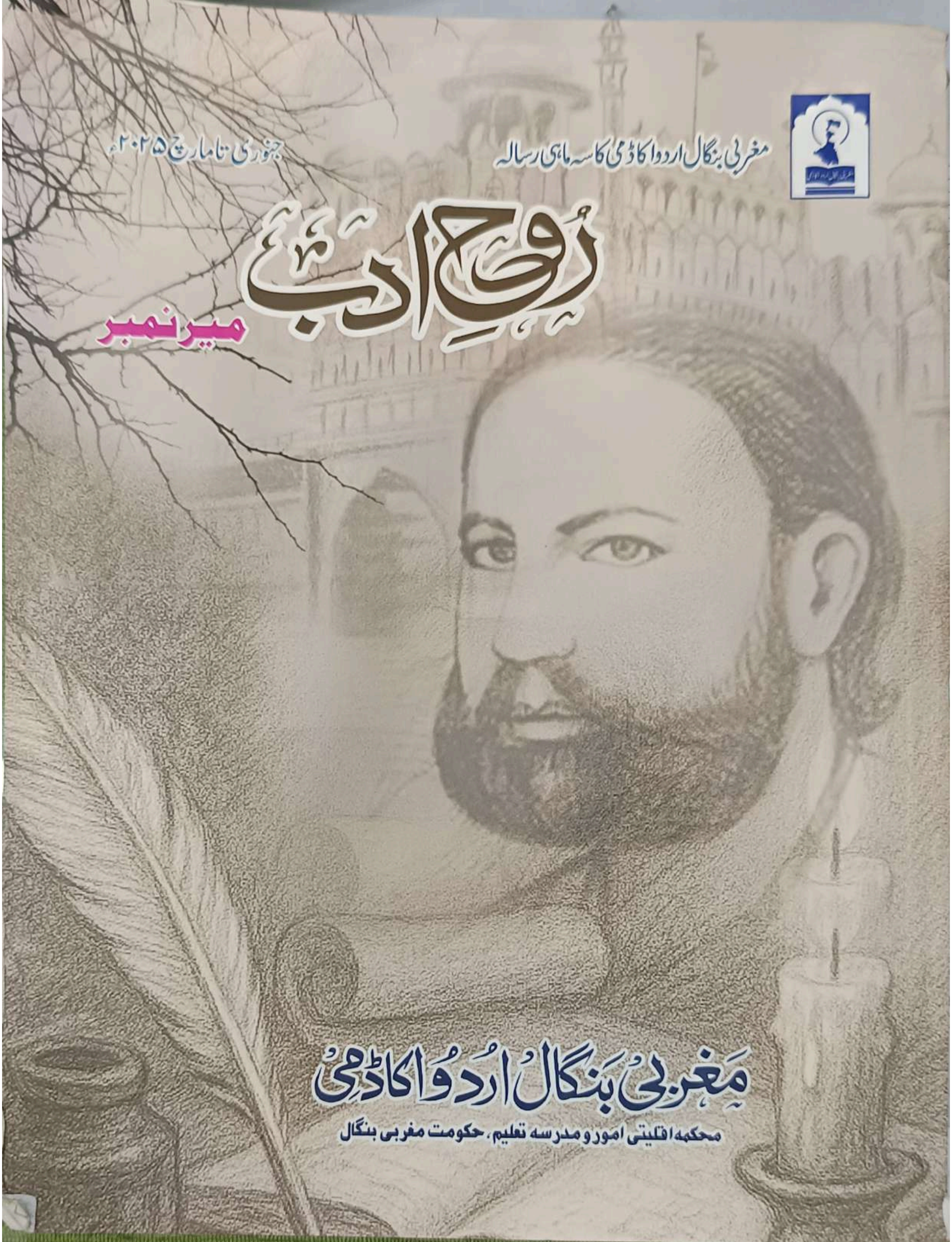

مغربی بنگال اردو اکاڈمی
محکمہ اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم، حکومت مغربی بنگال